رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۱۵؎ — ششماہی ۸؎ — سہ ماہی ۳؎ ۱۲

قیمت فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۵	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۸ جون سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶- جون- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لیے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؛

سیّدہ ام طاہر احمد ہنوز بیمار ہیں- احباب صحت کے لئے دعا کرتے رہیں ؛

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لیے آج صبح کی ٹرین سے لاہور تشریف لے گئے ؛

آج شام کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بی۔ اے میں کامیاب ہونے کی خوشی میں احمدیہ سپورٹس کلب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوشش کرو کہ تکبّر کا کوئی حصّہ تم میں نہ رہے

"ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے- اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے- ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہیں چاہتا- اور مُونہہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے- ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے- اور وُہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے- ایک شخص جو دُعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے- اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے- اور وُہ جو خدا کے مامُور اور مرسل کی پُورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا- اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے- اور وُہ جو خدا کے مامُور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا- اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا- اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے- سو کوشش کرو- کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو- تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ- اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ- خدا کی طرف جھکو- اور جس قدر دُنیا میں کسی سے محبّت ممکن ہے تم اس سے کرو- اور جس قدر دُنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے- تم اپنے خدا سے ڈرو- پاک دل ہو جاؤ- اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۲۵۔ آسمانی بادشاہت

عاجز راقم نے سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء کی سردیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت قادیان میں کی تھی۔ غالباً سنہ ۱۸۹۰ء کا آخر تھا یا شائد ۱۸۹۱ء کا ابتداء بہرحال موسم سرما تھا۔ میری عمر اس وقت ۱۸ سال تھی۔ اور میں جموں ہائی سکول میں مدرس تھا۔ اس کے بعد میں اکثر جموں سے قادیان آتا رہا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں جب میں جموں چھوڑ کر لاہور آ گیا۔ تو پھر قادیان آنے کا موقعہ زیادہ ملتا رہا۔ اور ۱۹۰۱ء کے ابتداء میں لاہور کی ملازمت دفتر اکونٹنٹ جنرل سے مستعفی ہو کر عاجز ہجرت کر کے قادیان آ گیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال تک عاجز حضور کے ہمرکاب رہا۔ عین وصال کے وقت حضور کے قدم مبارک میرے ہاتھ میں تھے۔ اس سارے عرصہ میں جن باتوں نے میرے قلب پر گہرا اثر کیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی توجہ اس امر کی طرف تھی۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائیں۔ جس کے ممبر نیکی۔ پاکیزگی۔ تقوے۔ صلاحیت مخلوق کی ہمدردی اور اللہ تعالےٰ کے عشق و محبت میں ایسے بڑھے ہوئے ہوں کہ وہ زمین پر خدا تعالےٰ کے خاص بندے ہوں۔ ان کا ہر ایک عمل اور حرکت و سکون رضائے الٰہی کے لئے ہو۔ آپ کا کوئی وعظ۔ کوئی تحریر۔ کوئی کتاب اس نصیحت سے خالی نہ ہوتی تھی۔ کہ لوگ خدا تعالےٰ کی طرف دوڑیں۔ دنیوی مکدرات سے باز رہیں۔ خدا سے دل لگائیں۔ اسلام کی خدمت کریں۔ اور اللہ کی محبت میں محو ہو جائیں۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک رؤیا ہوا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب حضور نے ان ستاروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "آسمانی بادشاہت"۔ اس کشف کی تعبیر میں حضور نے فرمایا۔ کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جنکو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

دو بی۔ اے۔ بی۔ ٹی احمدی خواتین

یہ خبر نہائت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ امسال بی۔ ٹی کے امتحان میں حسب ذیل دو احمدی خواتین شریک ہوئی تھیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے دونوں کامیاب ہو گئی ہیں۔

۱۔ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت جناب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۳۲۹

۲۔ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب ۳۱۹

ہم ان دونوں خواتین اور ان کے محترم والدین کو مبارک باد کہتے ہیں۔

بی۔ اے میں کامیابی:۔ میرے بھائی محمد ناصر الدین احمد نے جو ریلوے ہیڈ کوارٹرز میں ملازم ہیں۔ امسال پرائیویٹ طور پر بی۔ اے کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ خاکسار صالح احمد خان پسر ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قادیان

سشن کورٹ سے مقدمہ قبرستان کی اپیل کا فیصلہ

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل نے

جرمانہ ادا کرنے کی بجائے جیل خانہ میں جانے کو ترجیح دی

گورداسپور ۱۷ ؍ جون۔ آج دس بجے سشن جج صاحب گورداسپور نے قادیان کے قدیمی قبرستان کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ وہ اصحاب جن کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے قید یا جرمانہ کی سزا دی تھی۔ ان میں جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اور ولی محمد صاحب قریشی کی سزا بحال رکھی۔ اور باقیوں کو بری کر دیا۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو چار ماہ قید سخت یا ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ فیصلہ سننے کے بعد انہوں نے کہا۔ چونکہ میں مظلوم ہوں۔ اس لئے میں بطور پروٹسٹ جرمانہ ادا نہیں کروں گا۔ اس پر عدالت نے ۲ بجے تک سوچنے کی مہلت دی۔ مگر اس وقت بھی مولوی صاحب نے یہی جواب دیا۔ جس پر پولیس ان کو ہتھکڑی لگا کر جیل خانہ لے گئی۔ احمدی اصحاب جو اس وقت وہاں موجود تھے جیل خانہ تک ان کے ساتھ گئے۔ جناب مولوی صاحب ہشاش بشاش تھے۔

ولی محمد صاحب سے چونکہ تا برخاست عدالت قید کی سزا دیتے وقت جرمانہ وصول کر لیا گیا تھا۔ اس لئے اب ان کے مزید قید کاٹنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

میرے اخی المعظم محمد عثمان صاحب نے تپ محرقہ میں چند روز مبتلا رہ کر ۱۱ جون بوقت نو بجے شب انتقال فرمایا۔ مرحوم بہت سی حمیدہ صفات کے مالک اور اپنے اندر جذبہ تبلیغ نمایاں رکھتے تھے۔ اس جوان موت سے والدین کی بے قراری ناقابل بیان ہے۔ مرحوم نے

بیرونِ ہند کے خریداروں سے ضروری التماس

جیسا کہ کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے خریداران بیرونِ ہند کے ذمہ الفضل کا قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ بقایا ہے۔ جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک عرصہ تک اعلان کرنے کے بعد اب ہر خریدار کو علیحدہ علیحدہ چٹھی معہ تفصیل حساب ارسال کر کے ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس مشکل وقت میں الفضل کے بقائے ادا کر کے اس کی امداد کریں۔ اور اپنے حسابات صاف کر کے خوش معاملگی کا ثبوت دیں۔ امید ہے کہ دوست اس اپیل کو سرسری نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ اور بہت جلد اپنے حسابات صاف کر دیں گے۔ ۳۱ ؍ جولائی تک انتظار کرنے کے بعد بقایا داروں کے اخبار بند کر دیئے جائینگے اور تا وصولی قیمت بند رہیں گے۔ البتہ بقایا کا مطالبہ بذریعہ اخبار نام شائع کر کے کیا جاتا رہے گا۔ یہ نہائت ہی افسوس ناک بات ہے۔ کہ پرچہ باقاعدہ وصول کیا جائے۔ مگر قیمت کی ادائیگی کیطرف توجہ نہ کی جائے۔ بحالیکہ الفضل کو مالی مشکلات درپیش ہوں۔ (مینیجر)

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومتِ کشمیر مسلمانوں کے احساسات کا خیال رکھے

مسلمانانِ کشمیر جن میں پونچھ کے مسلمان بھی شریک ہیں۔ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جس طرح مردانہ وار کھڑے ہوئے تھے۔ اور جس کے نتیجہ میں ایسا انقلاب شروع ہو گیا تھا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتا۔ اس وقت تک اپنے تمام حقوق حاصل کر چکے ہوتے۔ اور ان کے لئے ترقی کے رستے کھل گئے ہوتے لیکن افسوس کہ غدار اور قوم فروش لیڈروں نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ اور ایسی دون ہمتی دکھائی۔ کہ جو کچھ ملنے کا وعدہ ہو چکا تھا۔ وہ بھی کھٹائی میں پڑ گیا۔ اور اس طرح مسلمانانِ کشمیر بے حد جانی اور مالی قربانیاں کرنے کے باوجود اسی جگہ جا ٹھہرے۔ جہاں سے چلے تھے۔

اب نہ معلوم مسلمانانِ کشمیر کو مردہ سمجھ کر یا یہ دیکھنے کے لئے کہ ان میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہے یا نہیں انہیں طرح طرح سے کچوکے دیئے جا رہے ہیں۔ حتےٰ کہ ان کی دکھتی ہوئی رگ پر نشتر رکھ دیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ حال میں ایک طرف تو سری نگر کے ایک ہندو اخبار "مارتنڈ" نے یہ جانتے ہوئے کہ کشمیر کی ۹۸ فیصدی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور مسلمان خدا تعالےٰ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سب سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر نہایت ہی تکلیفدہ اور اشتعال انگیز رنگ میں کیا۔ اور دوسری طرف پونچھ جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے قرآن کریم کی توہین کی ہے۔ اور یہ دونوں واقعات پایۂ تصدیق کو پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار "مارتنڈ" نے اقرار کر لیا ہے کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے خلاف اس میں الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ مگر "رپورٹر کی غلطی سے" یہ الگ بات ہے۔ کہ اس عذر کو عذرِ گناہ سمجھا جائے۔ لیکن یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ اخبار مذکور نے ایسے الفاظ شائع کئے۔ جن سے مسلمانوں کی بے حد دلآزاری ہوئی اور ان میں غم و غصہ کا پیدا ہونا لازمی بات ہے۔ ورنہ اسے ان الفاظ کو غلطی قرار دے کر رپورٹر کے سر تھوپنے کی ضرورت نہ پیش آتی۔

دوسرے واقعہ کے متعلق حکومتِ کشمیر نے جو سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ:-

قرآن کریم کی بے حرمتی کرنے کی جو شکایت مسلمان قیدیوں کو پیدا ہوئی۔ ہندو قیدیوں نے بھی اس کی تصدیق کی

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ آج سے چند سال قبل ریاست کشمیر میں جو ایجی ٹیشن شروع ہوئی تھی۔ اس کی ابتدا بھی قرآن کریم کی بے حرمتی کرنے کے الم ناک واقعہ سے ہی شروع ہوئی۔ جس کا ارتکاب ایک پولیس آفیسر نے پولیس لائن میں کیا تھا۔ اس ایجی ٹیشن نے جس قدر طول کھینچا۔ اور اس کے جو تلخ نتائج حکومت کو بھگتنے پڑے۔ تعجب ہے۔ کہ ان کی یاد ابھی تازہ ہونے کے باوجود اسی قسم کی بے ہودگی کا پھر ارتکاب کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ پہلے کی نسبت ریاست کے انتظامات کچھ نہ کچھ بہتر ہیں۔ لیکن پھر بھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھنے کی حاجت۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو خواہ ریاست کے ملازم ہوں۔ یا غیر ملازم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو پامال کریں۔ اور اشتعال پیدا کریں۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے اور اس قسم کے معاملات کی طرف فوری توجہ مبذول کی جائے۔

اخبار "مارتنڈ" نے جس رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کا ارتکاب کیا ہے۔ بعینہٖ اسی قسم کا واقعہ پنجاب میں رونما ہو چکا ہے۔ ایک ہندو اخبار نے ایک آریہ کی تقریر شائع کی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ اس کے خلاف جب مسلمانوں نے آواز اٹھائی۔ تو ایڈیٹر اخبار نے معذرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔ کہ اس کی عدم موجودگی میں وہ شائع ہو گئے۔ اور تقریر کرنے والے نے لکھا۔ کہ رپورٹر نے غلط الفاظ اس کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے حکومت پنجاب نے قابلِ تعریف سرگرمی سے کام لیتے ہوئے اخبار اور پریس سے ضمانت طلب کر لی۔ اور اس طرح وہ غم و الم کا سیلاب جو مسلمانوں کے دلوں سے نکل رہا تھا۔ ختم ہو گیا۔ حکومتِ کشمیر کو بھی چاہیے۔ کہ مسلمانوں کی صدائے احتجاج کو تدبر اور دور اندیشی کے کانوں سے سُنے۔ اور جلد سے جلد اخبار مذکور کے خلاف باضابطہ کارروائی کرے۔

اسی طرح پونچھ کے واقعہ کے متعلق بھی اس کا فرض ہے۔ کہ پوری پوری تحقیقات کرے۔ اور قصوروار کو عبرتناک سزا دے۔

روس میں دورِ تشدد

زمانہ کی عجیب نیرنگیاں ہیں۔ وہی لوگ جو کل تک حکومت شورائیہ روس کے دست و بازو سمجھے جاتے تھے اور آمرِ روس کے معتمدین میں شمار ہو کر حکومت کے نہایت ذمہ وار عہدوں پر فائز تھے آج تختۂ دار پر لٹکائے جا رہے ہیں۔ ایک نہیں۔ دو نہیں۔ اس وقت تک بیسیوں ایسے افسر جن پر روس کے خلاف سازش کرنے اور دوسرے ملکوں سے سازباز کرنے کا الزام عاید کیا گیا ہے پھانسی پا چکے ہیں۔ حال ہی میں سرخ فوج کے آٹھ جرنیلوں کو اسی الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ مسٹر ووراشیلوف وزیرِ دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان فوجی لیڈروں نے ایک غیر ملکی حکومت کو خفیہ اطلاعات بہم پہنچائیں اور کوشش کی۔ کہ بعض دوسری حکومتوں سے سازش کر کے حکومت سوویٹ کے خلاف جنگ کے سامان پیدا کئے جائیں۔

ان اعلےٰ فوجی افسروں کی نہایت ذمہ وار پوزیشن کے لحاظ سے اور اس اعتماد کے اعتبار سے جو حکومت کو اس وقت تک ان پر تھا۔ یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کا تاٹ الٹنے کی خفیہ سازباز کی ہو۔ پھر جب یہ دیکھا جائے۔ کہ حکومت کے بیسیوں ایسے افسر اسی الزام کے ماتحت سٹالن کی حکومت کے غیظ کا شکار ہو چکے ہیں جنہوں نے موجودہ حکومت کے قیام میں ہر ممکن امداد دی اور سٹالن کے دستِ راست بنے رہے تو ان کے متعلق حکومت کی یہ روش اور بھی زیادہ حیران کن بن جاتی ہے۔ بہرحال حکومت کے اعلےٰ افسروں کے اس طرح پھانسی پر لٹکائے جانے کی وجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ رجعت بروزی اور مقام لاہوت وناسوت

دقائق معرفت مختلف دائروں کی صورت میں

دنیائے اسلام پر ایک عظیم الشان احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیائے اسلام پر جو اَن گِنت اور بے شمار احسانات کئے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے مذہبی مسائل کی وہ پیچیدہ گتھیاں جنہوں نے ایک عالم کو حیران کر رکھا تھا۔ اور بہتوں کے لئے باعثِ ہلاکت بھی بن چکی تھیں۔ ایسی عمدگی اور خوبی سے سلجھائیں کہ شکوک وشبہات کے بحر ذخار میں غوطے کھانے والے اطمینان وآرام کا سانس لینے لگ گئے اور انہوں نے محسوس کیا۔ کہ واقعہ میں اسلام کا احیاء اسی مرد جری کے مبارک ہاتھوں کے ذریعہ اس زمانہ میں مقدر ہو چکا ہے۔

مسئلہ رجعت بروزی کی فلاسفی

انہی پیچیدہ گتھیوں میں سے ایک مسئلہ رجعت بروزی تھا۔ جو بہت لوگوں کی سمجھ میں نہ آتا۔ اور اگر کسی نے اپنے زعم میں اس مسئلہ کی حقیقت سمجھ بھی لی۔ تو وہ یہ خیال کرنے لگا۔ کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن مجید کی نصوص بینہ کے صریح خلاف ہے بہر حال یہ مسئلہ ایک لمبے عرصہ تک عقدہ لاینحل کی صورت میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اور آپ نے اس علم کے ماتحت جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عطا کیا گیا۔ دنیا پر یہ حقیقت ظاہر کی۔ کہ رجعت بروزی کی فلاسفی یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہر چیز کو ایسی طرز سے بنایا ہے۔ جو اس کی توحید پر دلالت کرے یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے تمام عناصر اور اجرام فلکی گول شکل میں پیدا کئے۔ کیونکہ گول چیز کے جہات اور پہلو نہیں ہوتے اور وہ وحدت سے مناسبت رکھتی ہے اگر خدا تعالےٰ کی ذات میں تثلیث ہوتی تو تمام عناصر اور اجرام فلکی سہ گوشہ صورت پر پیدا ہوتے۔ لیکن ہر ایک بسیط میں کرویت کا ہونا وحدت الٰہی کا ثبوت ہے۔ پانی کا قطرہ بھی گول شکل پر ہوتا ہے۔ تمام ستاروں کی شکل بھی گول ہے۔ اور ہوا کی شکل بھی گول ہے۔ جیسا کہ بگولے ہواؤں کی کرویت ثابت کرتے ہیں۔ پس جبکہ تمام بسائط جن کو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے کروی الشکل ہیں۔ اسی طرح خلقتِ عالم کا دائرہ بھی کروی شکل کا ہے۔ اسی لئے صوفیا اس بات کی طرف گئے ہیں۔ کہ خلقت بنی آدم اپنی وضع میں دوری صورت پر واقع ہے۔ یعنے بنی نوع انسان کی روحیں بروزی طور پر دنیا میں آتی رہتی ہیں۔ اس رجعت بروزی کی اعلےٰ اقسام صرف دو ہیں۔ یعنے بروز الاشقیاء اور بروز السعداء اور جبکہ خلقت بنی آدم بھی دوری صورت پر واقع ہے۔ تا وحدت خالق پر دلالت کرے تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ آخری نقاط خلقت بنی آدم کے نقاط اولےٰ سے یعنے جہاں سے نقطۂ دائرہ پیدائش بنی آدم شروع ہوتا ہے قریب تر واقع ہوں اور اپنے ظہور و بروز میں انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور یہی وہ مسئلہ ہے جسے دوسرے لفظوں میں رجعت بروزی کہا جاتا ہے۔ مگر چونکہ یہ عام فہم نہیں تھا۔ اس لئے اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دائرہ کھینچ کر بتایا جو یہ ہے

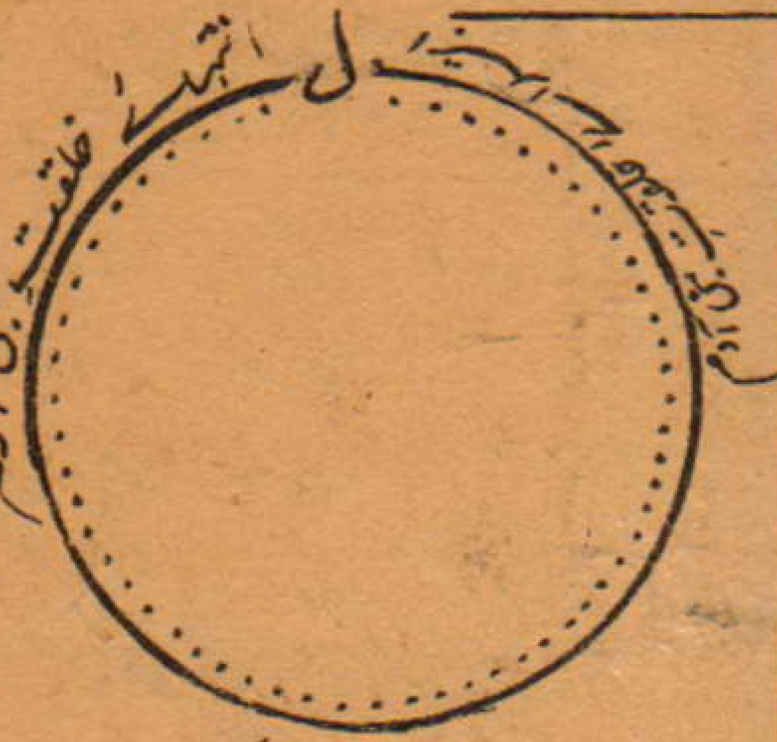

اس دائرہ میں جو حصہ ل کے دائیں طرف ہے۔ اس سے دائرۂ خلقتِ بنی آدم شروع ہوا اور جو حصہ بائیں طرف ہے۔ وہاں ختم ہوا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جو لام کے بائیں طرف کا حصہ ہے جو نقاط اس کے قریب آئیں۔ وہ ابتدائی نقاط سے بہت ہی نزدیک ہوں۔ اور اسی کا نام رجعت بروزی ہے۔

لاہوت وناسوت کے مقام کا کامل مظہر

دوسری پیچیدہ گتھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلجھا کر مسلمانوں پر عظیم الشان احسان کیا یہ ہے۔ کہ آپ نے شفاعت کی حقیقت واضح کی۔ اور بتایا کہ شفیع کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا سے اس کا ایسا گہرا تعلق ہو۔ کہ گویا خدا اس کے دل میں اترا ہوا ہے۔ اور اس کی تمام انسانیت مرکر بال بال میں لاہوتی تجلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر خدا کی طرف بہہ نکلی ہے۔ اور خدائی قرب کے انتہائی نقطہ پر جا پہونچی ہے اسی طرح آپ نے بتایا کہ شفیع کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جس کے لئے وہ شفاعت کرنا چاہتا ہے۔ اس کی ہمدردی میں اس کا دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہو۔ اور ایسا ہو کہ گویا اس کے حواس منتشر ہیں۔ اور اسکی ہمدردی نے اس کو اس مقام تک پہونچادیا ہے کہ جو ماں باپ اور ہر غمخوار سے بڑھ کر ہے۔ جب یہ دونوں حالتیں اس میں پیدا ہو جائیں گی۔ تو وہ ایسا ہو جائیگا کہ گویا ایک طرف لاہوت کے مقام سے جفت ہے۔ اور دوسری طرف ناسوت کے مقام سے جفت۔ تب میزان کے دونوں پلے اس میں مساوی ہو نگے۔ یعنے وہ مظہر لاہوت کامل بھی ہوگا۔ اور مظہر ناسوت کامل بھی۔ اور وہ ان دونوں حالتوں میں بطور برزخ واقعہ ہوگا۔ اس کی وضاحت کے لئے بھی آپ نے حسب ذیل دائرہ کھینچ کر لوگوں کے لئے یہ مشکل مسئلہ آسان کر دیا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی مقام شفاعت کی طرف اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یعنے یہ رسول خدا کی طرف چڑھا اور جہاں تک اس کے امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کرتے ہوئے لاہوتی مقام سے اس نے پورا حصہ لیا۔ پھر اس نے ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ اور عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اس نے اپنے آپ کو پہونچایا۔ اور بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا اور کامل طور پر بنی نوع انسان سے قریب ہوا اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا۔ جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔ بلکہ وہ قوسِ الوہیت اور قوس عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو گمان وقیاس میں نہیں آسکتا نزدیک ہوا۔ لہٰذا وہ شرط جو شفاعت کے لئے ضروری ہے۔ آپ میں پائی گئی۔ اور آپ کامل شفیع ٹھہرے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسی مقام شفاعت کو ایک اور دائرہ کی صورت میں بھی واضح کیا ہے چنانچہ سرمۂ چشم آریہ میں آپ نے حسب ذیل دائرہ کھینچا ہے

آپ یہ دائرہ کھینچکر فرماتے ہیں۔ "اس شکل میں جو خط مرکزِ دائرہ کو قطع کرتا ہے۔ جو قطرِ دائرہ ہے۔ وُہی قاب قوسین یعنی دونوں قوسوں کا وتر ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ دونوں قسم وجودِ واجب اور ممکن کے ایک ایسے دائرہ کی طرح ہیں۔ کہ جو خط گزرندہ بر مرکز سے دونوں قوسوں پر منقسم ہو۔ وُہی خط جو قطرِ دائرہ ہے جس کو قرآن شریف میں قاب قوسین سے تعبیر کیا ہے۔ اور عام بول چال علم ہندسہ میں اس کو وترِ قوسین کہتے ہیں۔ وُہ ذات مفیض اور مستفیض میں بطور برزخ واقعہ ہے۔ کہ جو اپنے احض کمال میں جو انتہائی درجہ کمالات کا ہے۔ نقطہ مرکز دائرہ سے جو وترِ قوس کا درمیانی نقطہ ہے۔ مشابہت رکھتا ہے۔ یہی نقطہ تمام کمالات انسانِ کامل کا دل ہے۔ جو قوسِ الوہیت و عبودیت کی طرف بخطوط مساویہ نسبت رکھتا ہے"۔ (صہ ۲۱۸)

سلسلۂ کائنات کا اختتام اکمل و اتم انسان پر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور دقیقۂ معرفت بھی دائرہ کی شکل میں لوگوں کے ذہن نشین کیا اور وُہ یہ کہ تمام کامل انسانوں میں سے ایک ہی اکمل و اتم انسان پر سلسلۂ کائنات کا اختتام ہوتا ہے یہ تو بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ وجودِ واجب و ممکن جس تناسب سے روحانی طور پر واقع ہیں۔ اگر اس کو ایک صورتِ محسوسہ میں دکھلایا جائے۔ تو ایک ایسے دائرہ کی شکل نکل آئے گی۔ جس کا انقسام دو قوسوں پر ہوگا۔ جن میں سے ایک قوس اعلےٰ اور دوسرا قوس ادنےٰ ہوگا۔ اس طرح پر قوسِ اعلےٰ تقسیم و انقسام سے بکلی منزہ۔ اور مدرکِ عقل و فہم سے بالا تر ہے لیکن قوسِ ادنےٰ جو موجوداتِ ممکن الوجود کا قوس ہے۔ وُہ باعتبار شدت و ضعفت مراتب متفاوتہ پر مشتمل ہوگی۔ اس دقیقۂ معرفت کے سمجھنے کے لئے پہلے حسب ذیل دائرہ دیکھ لیا جائے:-

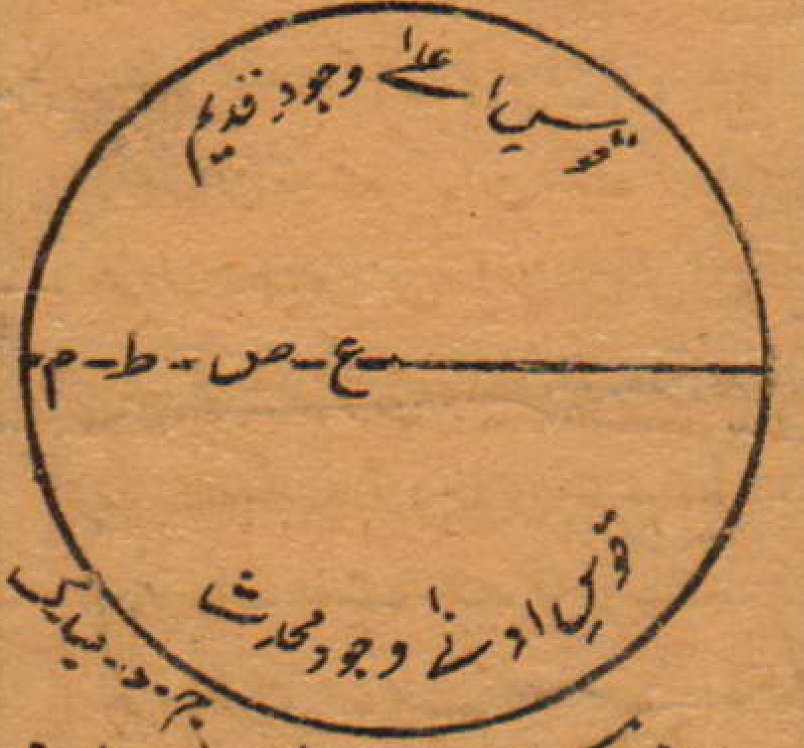

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دائرہ کھینچکر فرماتے ہیں:-

"یہ بات نہایت ظاہر ہے۔ کہ انسانی ترقیات کا سارا سلسلہ وتر کے کسی ایک ہی نقطہ پر ختم نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ جس نقطۂ فطرتیہ سے کوئی نفس اوپر کو ترقی کرنا شروع کرے گا۔ اس کی سیدھی رفتار اُسی نقطۂ انتہائی تک ہوگی۔ جو اس کی جبلت اور استعداد کے پیش رو پڑا ہُوا ہے۔ اب فرض کرو۔ کہ مثلاً نقاط ج - د - ب - ک جو استعداداتِ مختلفہ انسانیہ کے فطرتی نقطے ہیں۔ نقاط ع - ص - ط - م تک جو ان کے پیش رو نقاط پڑے ہیں۔ جن کی طرف وہ بخطِ مستقیم قدم بڑھا سکتے ہیں ترقی کریں۔ تو یہ خطوطِ مستقیمہ ترقی کی اپنی عمودی حالت میں وتر کے اُن اُن نقاط کو جا ملیں گے۔ جو ٹھیک ٹھیک ان کے محاذات میں پڑے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس سفلی قوس میں ایک نقطہ ایسا بھی ضرور ہے۔ کہ جو ٹھیک ٹھیک نقطۂ مرکز کے محاذی ہے۔ اب فرض کرو۔ کہ وُہ نقطہ ج ہے۔ جو مرکز ع کے محاذی ہے۔ اسی طرح نقطۂ د کا خط ص۔ اور نقطہ ب کا خط ط۔ اور نقطہ ک کا خط م کا محاذی ہے۔ جبکہ یہ امر بداہت ظاہر ہے۔ تو اب ہم کہتے ہیں۔ کہ ثبوتِ ہندسہ سے باستعانت انیسویں شکل مقالہ اول اقلیدس و ستائیسویں شکل مقالۂ مذکورہ بپایۂ صداقت پہونچ سکتا ہے کہ اگر کسی طرفِ محیط کے کئی نقاط فرض کر کے قطرِ دائرہ تک خطوطِ مستقیمہ عمودی حالت میں کھینچے جائیں۔ تو سب سے بڑا وُہ خطِ مستقیم ہوگا۔ جو نقطۂ مرکز تک پہونچے گا۔ اور یہ امر اس بات کو ثابت کرنے والا ہے۔ کہ نقطۂ مرکز تمام نقاطِ وترِ قوسین کی نسبت جو ترقیاتِ انسانیہ کے انتہائی نشان ہیں۔ ارفع و اعلےٰ ہے۔ پس اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے۔ کہ جس قدر مختلف استعدادیں قوسِ بشریت میں داخل ہیں۔ ان میں سے صرف ایک ہی ایسی استعداد ہے۔ جو سب استعدادات کی نسبت بلند تر و کامل تر ہے گی"

مزید وضاحت

آپ اس کی مزید وضاحت ایک اور دائرہ سے بھی کرتے ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہے:-

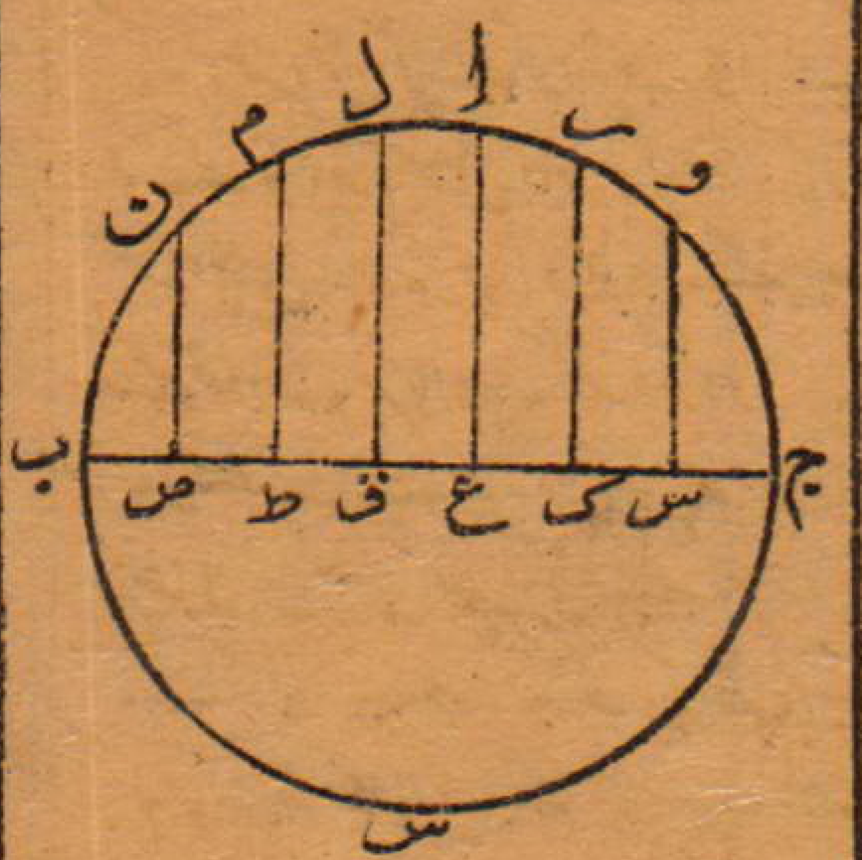

آپ یہ دائرہ کھینچکر فرماتے ہیں۔ "فرض کرو کہ دائرہ ا ب س ج کی قوس ب - ج میں نقاط و - ب - ا - د - م - ن سے خطوطِ مستقیم ج ب قطر کے نقاط س - ک - ع - ف - ط اور ص تک عمودی حالت میں کھینچے ہُوئے ہیں۔ اور ان میں ا - ع وُہ خطِ مستقیم ہے۔ جو کہ مرکز ع تک کہ نقطہ الف کا محاذی ہے۔ کھینچا ہُوا ہے۔ تو ان خطوط میں سے سب سے بڑا خط ا - ع ہوگا۔ جو مرکز تک کھینچا ہُوا ہے"

اور یہی وُہ بات ہے۔ جو آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی۔ کہ "تمام کامل انسانوں میں سے ایک اکمل و اتم انسان پر اختتام سلسلہ کائنات ہوتا ہے":-

یہ اکمل و اتم انسان جس پر سلسلۂ کائنات کا اختتام ہوا۔ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور گو آپ سے پہلے بہت سے مقربانِ بارگاہِ الٰہی ہُوئے۔ اور آپ کے بعد بھی قیامت تک سلسلۂ نبوت جاری ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت احدیت کی بارگاہ میں جو مقامِ قرب آپ کو حاصل ہوا۔ وُہ نہ کسی انسان کو حاصل ہوا۔ اور نہ قیامت تک کسی اور کو حاصل ہوگا آپ مقامِ لاہوت کے بھی مظہرِ کامل ہیں۔ اور مقامِ ناسوت کے بھی کامل مظہر۔ خدا نمائی کا کامل آئینہ آپ ہی ہیں۔ جو شخص آپ کی تعلیم پر عمل نہ کرے۔ اور پھر یہ امید رکھے۔ کہ اُسے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں قبولیت حاصل ہو جائے۔ وُہ ایک موہوم امید کے پیچھے اپنی عمر کی قیمتی گھڑیاں ضائع کرتا ہے بہتر ہے۔ کہ اس خیال کو چھوڑ دے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں داخل ہو کر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اب تمام اہل زمین کو کان کھول کر سنا دیا گیا ہے کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور یہ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان احسانات عظیمہ میں سے جن سے مسلمانوں کی گردنیں ہمیشہ کے لئے خم رہیں گی ایک عظیم الشان احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے دقیق مسائل نہایت عام فہم رنگ میں بیان کر کے اسلام اور مسلمانوں کی لاج رکھ لی۔ اور دُنیا پر ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مُبایعین میں ”منافق“

”نکتہ چینی اور عیب شماری کی بیماری قومی روح کے لئے پیپ کا حکم رکھتی ہے“

(مولوی محمد علی)

غیر مبایعین نے آج تک بیسیوں مرتبہ یہ طنز کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان میں منافق ہیں۔ اور جب کبھی انہیں کہا گیا۔ کہ الٰہی سلسلوں میں منافق ہوا ہی کرتے ہیں۔ خود رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے۔ تو انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ منافق حکومت اور طاقت کے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا آج جماعت قادیان میں منافقین کا وجود ان کے باطل پر ہونے کی دلیل ہے۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ جب ہم نے ثالثوں کے تقرر کی تجویز کو اس لئے نامناسب قرار دیا تھا۔ کہ غیر مبایعین بعض منافقین کو ثالث مقرر کرلیں گے تو جناب مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا تھا۔ ”تو کیا سوائے جماعت احمدیہ لاہور کے ہر جگہ منافق بھرے ہوئے ہیں۔“ (پیغام ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۶ء) ہم نے اسی وقت عرض کر دیا تھا۔ ”نہیں صاحب! نہ تو ہر جگہ منافق بھرے ہوئے ہیں اور نہ ہی غیر مبایعین کا گروہ ان سے خالی ہے۔“ (الفضل ۷ر جنوری ۱۹۳۷ء) مقام مسرت ہے۔ کہ آج کئی ماہ کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے غیر مبایعین خصوصاً ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے غلط استدلال کو رد کرتے ہوئے اپنے سابقہ بیان کے خلاف یہ تسلیم کرلیا ہے۔ کہ ”جماعت احمدیہ لاہور“ (غیر مبایعین) میں منافق اور خطرناک منافق موجود ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب خطبہ جمعہ میں غیر مبایعین کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

(الف) ”اس وقت جو نقصان جماعت کو پہونچ رہا ہے۔ یا کمزوری کا موجب ہے، وہ غیر مسلموں کا مقابلہ نہیں۔ وہ تو بہت ہلکا ہے۔ نہ ہی مسلمانوں کی مخالفت ہی بلکہ وُہ تمہاری ہی پست ہمتی۔ بزدلی اور پیٹھ دکھانے کی کمزوری ہے۔“

(ب) ”ایسے لوگ خود کچھ نہیں کرتے مگر بے ہودہ نکتہ چینی سے کام کو نقصان پہونچانے میں مصروف رہتے ہیں۔“

(ج) ”ایسے لوگ اس رنگ میں جماعت میں نہیں رہ سکتے۔ مخلصین کو ضرور الگ ہونا پڑے گا۔ جو لوگ مونہہ سے ہمارے ساتھ ہیں۔ مگر عمل میں ناکارہ ہیں۔ وہ دراصل ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور وُہ اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں۔ وُہ منافقانہ زندگی گزارتے ہیں۔“

(د) ”تمہاری جماعت میں عیب شماری کی بیماری ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی۔ . . . وہ قوت جو مجتمع کرنے پر صرف ہوتی تھی۔ پراگندہ کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔“

(ہ) ”عیب شماری کی بیماری کو چھوڑ دو۔ اس سے خدا کی پناہ مانگو اور ان باتوں سے الگ ہو جاؤ۔ جو جماعت کو کمزور کرنے والی ہیں۔ دنیا میں کوئی کام نہیں جہاں نقص نہ ہو۔ اگر ای باتیں لگے رہو گے تو کام کیا کرو گے . . . اعتراض کرنے کو مقصد قرار دے لوگے تو پھر اصل کام تو گیا . . . پس نکتہ چینی سے بچو اور قوم کے فیصلہ کے خلاف ہر بات کو رد کردو۔“

(و) ”تعجب ہے کہ لوگوں کو جسم میں ایک چھوٹی سی پھنسی نظر آتی ہے۔ تو اس بات کو جانتے ہوئے کہ اگر اس پیپ کو باہر نہ نکالا گیا۔ تو یہ پیپ سارے خون میں سرایت کر جائے گی۔ اسے فی الفور نکال دیتے ہیں۔ مگر نکتہ چینی اور عیب شماری کی بیماری جو قومی روح کے لئے پیپ کا حکم رکھتی ہے اسے باہر نہیں نکالتے۔ جب تک قوم کے اندر سے یہ پیپ نہیں نکالی جاتی۔ ہماری ترقی میں لازماً روکاوٹیں رہیں گی۔“ (پیغام صلح ۱۲ جون ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! مولوی صاحب کے یہ الفاظ نہایت واضح ہیں۔ ان سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ غیر مبایعین میں بہت سے منافق ہیں۔ اور وہ ان کے کام کو سخت نقصان پہونچا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی عیاں ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے اعتراضات اور نکتہ چینی مولوی صاحب اور ان کی انجمن کے لئے ناقابلِ برداشت ہو رہی ہے۔ اور وہ تنگ آکر انہیں دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ وہ ”جماعت میں نہیں رہ سکتے۔“ مولوی صاحب انہیں اپنے ساتھ رکھیں یا نہ رکھیں۔ بہرحال وہ یہ مان گئے۔ کہ ان کے گروہ میں خطرناک منافق ہیں۔ اور ان کی نکتہ چینی پیپ کا حکم رکھتی ہے۔ اور ان کا جلد تر قوم سے الگ کر دینا ہی بہتر ہے۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا اپنے جن ساتھیوں کی نکتہ چینی اور عیب شماری سے ناک میں دم ہو رہا ہے۔ انہیں وہ منافق کہہ رہے ہیں۔ وہ یہ مانتے ہوئے کہ ”دنیا میں کوئی کام نہیں جہاں نقص نہ ہو۔“ نکتہ چینی کو زہر ہلاہل قرار دے رہے ہیں کیوں؟ کیا یہ اعتراضات قومی روح کے لئے پیپ اور منافقت کا حکم رکھتے ہیں؟ کیوں آج مولوی صاحب اپنی مزعومہ ”کشادہ دلی“ سے اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب ایک مرتبہ اس قسم کی نکتہ چینی سے روکا۔ تو غیر مبایعین کی طرف سے اسے آزادیٔ ضمیر کا خون قرار دیا گیا تھا ہم ایسے لوگوں کو جن میں مولوی محمد علی صاحب پیش پیش تھے۔ اس خطبہ جمعہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

غیر مبایعین خلیفۂ وقت کی اطاعت کو پیر پرستی کہا کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے مغرب زدہ ابھی تک یہ رٹ لگا رہے ہیں۔ کہتے ہیں جبکہ خلیفۂ وقت سے فیصلہ میں غلطی کا امکان ہے۔ تو اس کے ہر حکم کو ماننا اسے ”اربابا من دون اللّٰہ“ کے مقام پر کھڑا کرنا ہے۔ اس نظریہ کی تغلیط بارہا ہو چکی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے پیشِ نظر خطبہ میں بھی اس کی تردید موجود ہے۔ مولوی صاحب مانتے ہیں۔ کہ بعض اوقات قوم کی قوم ہی فیصلہ کرنے میں غلطی کھا جاتی ہے لیکن بایں ہمہ کہتے ہیں۔ کہ ”قوم کے فیصلہ کے خلاف ہر بات کو رد کر دو۔ تو کیا قوم کے تمام افراد کو مجموعی حیثیت میں ارباباً من دون اللّٰہ بنانا جائز ہے؟ سچ یہی ہے کہ بہرحال ایک شخص یا اشخاص ضرور ماننے پڑیں گے۔ جن کی ہر بات ماننی ضروری ہو۔ اسے اس شخص کی پرستش یا غلامی قرار دینا سراسر جہالت ہے۔ ہم اسلامی طریق پر خلیفۂ وقت کے فیصلہ کو آخری فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے ہر حکم کو واجب الاطاعت مانتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین بعض یورپین جمہوریتوں کے نقشِ قدم پر ”قوم“ کے ہر فیصلہ کو آخری مانتے ہیں۔ اور اس کی اطاعت ضروری کہتے ہیں۔ اسے پیر پرستی یا قوم پرستی کہنا درست نہیں۔

مولوی صاحب نے اسی خطبہ میں قوم کے فیصلہ کی نوعیت یوں بیان فرمائی ہے کہ ”اگر سات کی رائے ایک طرف ہو اور باقی پانچ کی ایک طرف۔ تو ان پانچ کو اپنی رائے قربان کرنی پڑتی ہے۔“ ظاہر ہے کہ اس صورت میں مدارِ فیصلہ صرف دو کی رائے ہے۔ اور اگر دونوں طرف چھ چھ ہوں۔ تو پریذیڈنٹ کی اکیلی رائے پر فیصلہ کا انحصار ہوگا۔ اندریں صورت اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے فیصلہ کی مخالفت ان لوگوں کی کوتاہ فہمی کی بدترین مثال ہے۔ حالانکہ خلفاء بلکہ انبیاء بھی بالعموم مشورہ کے بعد ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ اور خاص حالات کے سوا وہ کثرتِ رائے کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مولوی صاحب نے آج تنگ آکر ان بعض حقائق کا اعتراف کرلیا ہے۔ جنہیں چھپانے کی انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah
393

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں تبلیغ احمدیت

آسٹریا اور ہنگری کے حکمرانوں سے ملاقات

انٹرنیشنل فیئر بوڈاپسٹ

بوڈاپسٹ میں ہر سال مئی کے شروع میں تجارتی نمائش کے طور پر ایک انٹرنیشنل فیئر ہوا کرتا ہے۔ جو یکم مئی سے لے کر ۱۰ روز تک رہتا ہے۔ اس میں مختلف ممالک کے Pavillion ہوتے ہیں۔ جن میں ان ممالک کے نمائندے اپنے اپنے ملک کی بہترین صنعتیں اور نمائش کے قابل اشیاء دکھاتے ہیں وہ لوگ جو تجارتی دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ان چیزوں کو دیکھکر پسند کرتے ہیں۔ اور بعد میں مختلف ممالک میں تجارتی تعلقات کا قیام سہل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ دس روز لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ مختلف ممالک کی نمائش والی اشیاء دیکھنے آتے ہیں۔

ہنگری میں ان دنوں چونکہ آنے والے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے محکمہ ریلوے والے بھی مسافروں کو نصف کرائے پر سفر کرنے کی اجازت دیدیتے ہیں۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے غیر ممالک کے لوگ بڑی کثرت کے ساتھ بوڈاپسٹ آتے ہیں۔ اور اس طرح یہ شہر چند روز کے لئے ہر ملک کے لوگوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ بازاروں میں معمول سے زیادہ چہل پہل ہوتی ہے۔ موٹروں اور گاڑیوں کی کثرت ہوٹلوں کا مسافروں سے بھرا ہونا مختصر یہ کہ ان دنوں یہ شہر انٹرنیشنل حیثیت اختیار کر لیتا ہے

انڈین پیولین

اس سال جو نمائش ہوئی اس میں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ تھی۔ کہ ہندوستان کی اشیاء کی نمائش کے لئے بھی ایک Pavillion بنایا گیا جس میں ہندوستان کے پیتل اور لکڑی کے کام کے خوشنما نمونے کھیلوں کا سامان اور مختلف اشیا کے بیج رکھے گئے۔ ہاتھ سے کام کئے ہوئے ریشم کے کپڑے کشیدہ کی ہوئی جالیاں۔ اور اسی قسم کی دیگر اشیاء نے لوگوں میں ہندوستان کے متعلق بہت دلچسپی پیدا کر دی۔ اور لوگ کھچا کھچ ہندوستان کے پیولین کی طرف دوڑے چلے آتے۔ اشیاء کو دیکھتے ان کی تعریف کرتے۔ اور خریدتے۔

تبلیغ احمدیت

مسٹر ایم۔ آر۔ آہوجا پنجاب کے رہنے والے گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے ٹریڈ کمشنر ہو کر میلان (اٹلی) میں مقیم ہیں جنوبی یورپ کے تجارتی معاملات وہ سرانجام دیتے ہیں۔ انٹرنیشنل فیئر کے موقعہ پر جملہ انتظامات کو سرانجام دینے کے لئے وہ خود تشریف لائے اور ایک ہوٹل میں مقیم ہوئے۔ ان کی آمد کا علم ہونے پر میں نے بذریعہ ٹیلیفون ان سے ملاقات کا وقت لیا۔ اور ملنے گیا۔ معمولی سی گفتگو کے بعد ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو شروع ہو گئی۔ اور ہمارے نوجوان مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بوڈاپسٹ میں احمدیت کا قیام اور اس کی تاریخ سب بیان کی۔ میرے ساتھ مسٹر اربان مصطفیٰ Mustafa بھی تھے۔ ان کو بتلایا کہ یہ ہمارے نومسلم بھائی ہیں۔ جنہوں نے چند ماہ ہوئے اسلام قبول کیا۔ اور اب قرآن کریم پڑھ لیتے ہیں تبلیغ احمدیت کے لئے خاص جوش رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے لئے بہت غیرت رکھنے والے شخص ہیں۔ اور ہندوستان کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے ایسی مناسبت اور محبت رکھتے ہیں۔ کہ آپ کا علم ہونے پر ملاقات کے لئے آئے۔ غرض احمدیت کے متعلق اس ملک میں اپنی جماعت کی کوششوں کا ذکر کر کے تبلیغ کی۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک باتیں کرتے رہے۔

واپس آنے سے قبل ان کو میں نے ہر قسم کی مدد بوڈاپسٹ میں دینے کا وعدہ کیا۔ اور انھوں نے بھی ملتے رہنے کو کہا چنانچہ اس کے بعد ہر روز کئی کئی گھنٹے وہ ملتے اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت گہرے دوست بنگئے

انٹرنیشنل فیئر میں تبلیغ احمدیت

ان ہی واقفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے ان دس دنوں کا اکثر حصہ ہندوستانی نمائش گاہ میں گذارا اور چونکہ میں ہمیشہ ہندوستانی لباس اور پگڑی میں ملبوس رہتا ہوں۔ دوسرے ہندوستان کی اشیا کی خوبصورتی لوگوں کو جوق درجوق اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوا کہ تبلیغی میدان حاصل کرنے میں بہت آسانی ہوئی۔ چنانچہ کثرت سے ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے گذشتہ دنوں اخبار میں انٹرویو کے ضمن میں میری تصویر دیکھی تھی۔ یا وہ لوگ جنہوں نے کئی مرتبہ مجھے گلیوں میں چلتے پھرتے دیکھا تھا۔ یا ایسے لوگ جنہوں نے سوسائیٹوں میں مجھے دیکھا تھا۔ غرض اس قسم کے بہت سے لوگ ملے اور وہ ذکریوں شروع کرتے کہ ہم نے آپکو فلاں جگہ دیکھا تھا۔ یا یوں کہ آپکی تصویر ہی تھی جو فلاں اخبار میں چھپی تھی۔ اور جب میں اثبات میں جواب دیتا تو وہ کہتے ہم نئے مذہب کے متعلق جس کا ذکر تھا دریافت کرنا چاہتے ہیں اسپر میں ان سے ان کا پتہ نوٹ کر لیتا۔ اور اپنا کارڈ ان کو دیدیتا۔ اور کہتا آپ مزید واقفیت کیلئے مجھ سے ملیں غرض اس طرح بہت سے احباب تک واقفیت کے بعد پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی۔ اور یہ خدا کا خاص فضل تھا۔ کہ اس نے ایسی تقریب پیدا کر دی۔ کہ خود بخود لوگوں سے واقفیت اور تعارف کا موقعہ میسر آگیا۔ اور یوں بھی اکثر لوگوں کو میرے اس جگہ پر مقیم ہونے اور کام کی نوعیت کا علم ہونے پر احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔

مسٹر آہوجا جن کا ذکر میں نے شروع میں کیا ہے ان کو میں نے اپنے مکان پر بھی ایک روز دعوت دی اخبار الفضل کے مختلف پرچے مطالعہ کیلئے دئے۔ سنرائز بھی دیا اور احمدیہ البم بھی دکھائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو مبارک دیکھ کر کہنے لگے

"He Seems to be a Super-human man".

یعنی آپکی تصویر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ انسانوں سے بالا انسان ہیں پھر دریافت کرنے لگے کیا واقعی آپ معجزات بھی دکھاتے تھے۔ میں نے بتلایا کہ ہاں کہنے لگے کیا میں یہ البم لے سکتا ہوں؟ میں نے خوشی سے انکو ہدیۃً پیش کی۔

احمدیت کے متعلق اچھا اثر

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے احمدی بھائی مصطفیٰ اربان نے دوران نمائش میں نہایت بے غرضانہ طور پر کام کیا اور وہ بھی صرف اس لئے کہ تا ان کے دل پر یہ اثر ہو کہ احمدی حقیقی طور پر نیک دل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خدمت کا نیز اس مفید مدد کا جو میں انکو دے سکا یہ اثر ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کے متعلق وہ نہایت گہرا اثر لیکر روانہ ہوئے اور مجھے امید ہے کہ وہ جس جگہ بھی جاوینگے احمدیوں کی تعریف ہی کرینگے۔ تعلقات کو مزید بڑھانے کے لئے ہم نے ملکر ایک روز ہندوستانی کھانا بھی پکایا اور یہاں کے بعض دوستوں کو بھی کھلایا۔

آسٹریا اور ہنگری کے بادشاہوں سے ملاقات

انٹرنیشنل فیئر کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے دو ممالک کے حکمرانوں سے ملاقات کا موقعہ دیا نمائش کا افتتاح ہنگری کے بادشاہ (جن کا لقب ریجینٹ ہے) نے کیا۔ ۳۰ اپریل کو افتتاح ہوا۔ اور ہارتی میکلوش (Horthy Miklos) ریجینٹ آف ہنگری تشریف لائے انڈین پیولین میں ان کی آمد کے موقعہ پر ان سے ملاقات ہوئی۔ آپ نہایت شریف دل اور اعلےٰ دماغ کے انسان ہیں اور انکی رعایا ان سے بہت محبت رکھتی ہے۔ ہندوستانی نمائش گاہ میں ان سے تھوڑی دیر گفتگو بھی ہوئی جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ وہ خود بھی ہندوستان دیکھ چکے ہیں اس موقعہ پر مسٹر آہوجا نے ہندوستان کی طرف سے ایک لکڑی کا چھوٹا میز جس پر ہاتھ سے نقش ونگار کیا ہوا تھا۔ اور ایک سگرٹ کیس ہدیۃً دیا جسکو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ آپ نہایت اچھی انگریزی جانتے ہیں۔ اوران سے تعارف خدا امید ہے۔ تبلیغی لحاظ سے آئندہ بہت فائدہ دیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ تاریخ کو اسٹریا کے پریذیڈنٹ جو دو روز کے لئے بوڈاپسٹ تشریف لائے تھے۔ فیئر میں معائنہ کے لئے آئے۔ اور اس موقعہ پر بھی خاکسار نے ان سے اور ان کی لیڈی سے ملاقات کی انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے کوئی گفتگو تو نہ ہو سکی وہ جرمنی میں شکریہ ادا کرتے رہے اور ہم انگریزی میں اس مختصر سی ملاقات کے بعد وہ چلے گئے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ایک نہایت ضروری عرضداشت

اس موقعہ پر میں ان تمام مخلص احباب جماعت کی خدمت میں جنہیں تبلیغ احمدیت کا شوق ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ گھر بیٹھے دور دراز ممالک میں تبلیغ کر سکیں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب مجھے ان دو ممالک یعنی اسٹریا اور ہنگری کے حکمرانوں سے ملاقات کا موقعہ ملا تو اس وقت اپنی بے بسی کو دیکھ کر اس قدر سخت قلق اور تکلیف ہوئی کہ اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ تبلیغ احمدیت کے لئے مجھے اس ملک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے روانہ کیا گیا۔ یہاں کے حکمرانوں سے ملاقات کا موقعہ میسر آیا۔ لیکن اس مختصر ملاقات میں ان کی خدمت میں ہدیہ کرنے کے لئے کوئی لٹریچر میسر نہ تھا۔ اس روز میں نے بہت سوچا اور غور کیا کہ احمدیت کی تعلیم سے ان کو کس طرح آگاہ کیا جائے چند منٹ کی ملاقات کوئی ایسا وقت نہ تھا۔ کہ اس میں احمدیت کا ذکر کیا جا سکتا اگر میرے پاس تبلیغی کتب کا کوئی سٹ ہوتا تو ہدیہ کرنے سے احمدیت کا پیغام پہنچا کر سبکدوش ہو جاتا۔ لیکن افسوس کہ ایسی کوئی چیز نہ تھی۔

اس کے بعد اسی ہفتہ جب اسٹریا کے پریذیڈنٹ سے ملاقات ہوئی۔ تو دوبارہ اسی غم سے میرا دل بھر گیا۔ ہمارا ہتھیار اس زمانہ میں کتب ہیں۔ اور ان کے بغیر ہم صحیح طور پر اشاعت احمدیت نہیں کر سکتے۔ بوڈاپسٹ اپنی بے مثال خوبصورتی کی وجہ سے دنیا بھر کے معززین کو اپنی طرف کھینچ لاتا ہے۔ ابھی چند روز میں اٹلی کا بادشاہ بوڈاپسٹ آ رہا ہے۔ اگر میرے پاس تبلیغی سٹ ہوتے تو ان تینوں ممالک کے معزز بادشاہوں کو پیش کر کے احمدیت کا پیغام پہنچاتا۔ لیکن کتب نہ ہونے کی وجہ سے یہ حسرت دل کی دل میں ہی رہتی ہے پس احباب جماعت جن کی نظر سے تبلیغی سٹوں کے اشتہار گذرتے ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں خواہش رکھتے ہوں کہ بادشاہوں کو احمدیت کی تبلیغ کر کے داخل سلسلہ کیا جائے تو وہ بک ڈپو میں اس امر کی اگر ہدایت کر دیا کریں۔ کہ ان کا سٹ بوڈاپسٹ روانہ کر دیا جائے۔ تو تبلیغ کا بہترین موقعہ میسر آئیگا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ یہ بادشاہ ہی داخل احمدیت ہو جائیں۔ ورنہ ان کی اولادیں ہونگی۔ اور وہ بھی آپ کے دیئے ہوئے سٹ مطالعہ کریں گی۔

پس وہ بہت خوش نصیب لوگ ہوں گے۔ جن کی دی ہوئی کتب سے کوئی بادشاہ داخل سلسلہ ہو۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اپنے تبلیغی سٹوں کی خریداری میں بوڈاپسٹ کو ہرگز فراموش نہ کریں۔

دیگر معززین سے ملاقاتیں

اس موقعہ پر بہت سے معززین شہر سے بھی اور حکومت کے افسران سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا مسٹر Stephan Hollosy جو اس نمائش کے ڈائرکٹر تھے ان سے ملاقات کر کے اپنی بوڈاپسٹ میں آمد بتاتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ کی ایک بنگالی دوست مسٹر Sen جو مسٹر آہوجا کے اسسٹنٹ ہیں۔ وہ نمائش کے آخری نصف میں مسٹر آہوجا کو فارغ کرنے آئے۔ ان سے دوستانہ تعلقات قائم کئے مسٹر آہوجا اور مسٹر سین نے ہمارے مجاہد روم ملک محمد شریف صاحب کا ایڈریس معلوم کرنے کی خواہش کی اور چاہا کہ جب بھی ان کو روم جانیکا موقعہ ملیگا۔ وہ ان سے ضرور ملاقات کرینگے امید ہے۔ کہ ہمارے احمدی مجاہد بھائی کی ملاقات سے وہ اور احمدیت کے قریب آ جائینگے اور ہمیشہ احمدیت کے متعلق خوشکن پراپیگنڈا کرنے کا کام کرتے رہیں گے

خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب مرحوم بھیروی کے

مختصر حالات زندگی

تعارف

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب مرحوم و مغفور ان سابقون الاولون میں سے تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے ہونیکا شرف حاصل تھا۔ نیز مرحوم علامۃ الدہر حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضؓ جیسے جلیل القدر انسان کے خاص الخاص بلکہ عاشق اور ایک ذہین و فہیم شاگرد تھے۔ آپ اپنے علاقہ میں باحیثیت اور معزز زمیندار تھے۔ اور ایک قدیم بزرگ خاندان مخدومان سے تعلق رکھتے تھے۔ جو بلحاظ دینداری و تقوی مشہور چلا آتا اور صاحب کمال میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور کئی پشتوں سے لوگ ان کے مرید چلے آتے اور ان کو اپنا پیر مان کر ان کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ غیر احمدی حضرت مخدوم صاحب مرحوم سے ان کے احمدی ہو جانے کے بعد بھی حسن عقیدت رکھتے اور آپ کے خاندانی لحاظ اور ذاتی خوبیوں کی وجہ سے آپ کو ایک ممتاز ہستی سمجھتے تھے۔

ابتدائی خاندانی حالات

آپ کے بزرگ ابتدائی ایام اسلام میں تبلیغ اسلام کی غرض سے عرب سے چلکر بصرہ آئے ایک مدت تک اس علاقہ میں خدمات اسلام سرانجام دیں اور حضرت حسن بصریؒ سے فیض روحانی حاصل کرتے رہے اس کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور خدمت دین کی غرض سے ہندوستان کا قصد کیا اور ملتان کے قریب بمقام کوٹ کہروڑ قیام پذیر ہوئے۔ پھر غوث وقت حضرت بہاء الحق صاحب زکریا ملتانیؒ کی خدمت میں ایک عرصہ رہ کر فیض روحانی حاصل کیا اور اپنے مرشد کی ایسی جانثاری اور فداکاری سے خدمت بجا لائے کہ انہوں نے خوش ہو کر فرمایا آج کے بعد آپ خدمت کرنے کی بجائے خدمت کرانے کے لائق ہو گئے۔ آئندہ لوگ آپ کی خدمت کریں گے پس حضرت غوث صاحب نے ان کو لقب مخدوم عطا فرما کر روحانی فیض پہنچانے کے لئے بھیرہ اور اس کے مضافات کے علاقہ میں بھیجا۔ چنانچہ اس وقت سے حضرت مخدوم صاحب مرحوم کا خاندان مخدوم کہلاتا اور پیر چلا آتا ہے۔ آپ کے خاندان میں بہت سے بزرگ گزرے ہیں اور آپ خود بھی انہی میں سے ایک تھے۔

دینی علم

آپ چونکہ ایک مذہبی خاندان سے تھے اس لئے بچپن میں ہی آپ کو دینی علم سیکھنے میں لگایا گیا۔ آپ نے اپنے علاقہ کے عالموں سے عربی۔ صرف و نحو و مروجہ علوم قدیمہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب نے گھر میں ایک عالم رکھ کر آپ کے واسطے علم سے مزید بہرہ ور ہونے کا انتظام فرمایا۔ جب آپ بڑے ہوئے تو علوم کی ترقی کے لئے اور خاص کر قرآن شریف کے لطیف نکات حقائق و معارف سیکھنے کے لئے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی صحبت و شاگردی کا فخر حاصل کیا اور ایک مدت تک حضور کے زمانہ قادیان سے پہلے اور زمانہ قادیان میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ سے فیض یاب ہوئے۔ آپ ترقی علم اور فیض روحانی کے حاصل کرنے کی خاطر اکثر قادیان جایا کرتے۔ اور کافی عرصہ وہاں قیام فرمایا کرتے۔ آپ کو قرآن شریف کے ترجمہ اور تفسیر و کتب احادیث اور فقہ پر کافی عبور تھا۔ اور دور حاضرہ کے سلطان القلم کی تصانیف لطیفہ سے بھی حصہ وافر ملا تھا۔ قرآن کریم سے مرحوم کو ایک گونہ عشق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے معارف قرآن شریف پڑھ کر وجد میں آ جاتے تھے مشکل سے مشکل مسائل کو حل کرنے کی قابلیت اپنے استاد حضرت خلیفہ اول رضؓ سے ورثہ میں آپ کو ملی تھی۔

394
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول احمدیت

بظاہر حالات یہ ممکن نہ تھا۔ کہ مرحوم ایک خاندانی پیر ہونے کی وجہ سے اپنی وجاہت اور عزت کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی غلامی اختیار کرتے۔ لیکن چونکہ آپ کے دل میں بچپن سے ہی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی اتباع کا عشق موجود تھا۔ اور پھر آپ کو مروجہ علوم دینی کی واقفیت کے علاوہ حضرت مولوی صاحب کی صحبت اور شاگردی کا فیض حاصل تھا۔ نیز آپ کی فطرت میں صلاحیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور حق کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہ کرنے کا مادہ بھی تھا۔ اس لئے اپنے استاد حضرت مولوی صاحب کی متابعت میں آپ پہلے اہلِ حدیث ہو گئے۔ اور تھوڑی مدت بعد جب احمدیت کا آفتاب قادیان سے طلوع ہوا۔ تو حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت کی خاطر حضرت مولوی صاحب موصوف کی پیروی کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ سبحان اللہ کیا ہی وہ مبارک لوگ تھے۔ جنہوں نے اس آسمانی آواز کو سن کر اس پر لبیک کہا۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ کی صحبت میں رہ کر روحانی من و سلویٰ تناول کیا۔ اور آبِ حیات پیا یقیناً یہی وہ لوگ ہیں۔ جو ابدی زندگی کے وارث ہوئے۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف مخدوم صاحب مرحوم کو ہی اس نعمتِ عظمٰی سے متمتع فرمایا۔ بلکہ اس علاقہ میں احمدیت کی تخم ریزی اور ترقی کا آپ کو بہت حد تک ذریعہ بنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے عشق

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ذات سے مرحوم کو اس قدر عشق تھا۔ کہ حضور کی معصوم ذات پر مخالفین کا کسی قسم کا اعتراض سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ جو لوگ مرحوم کو جانتے ہیں۔ ان کو معلوم ہے۔ کہ ایسے مواقع پر جبکہ کوئی مخالف حضرت اقدس کی شان میں کسی قسم کے گستاخانہ کلمات استعمال کرتا۔ تو مرحوم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ مگر آپ ایسے لوگوں کے مقابلہ میں ہمیشہ اپنے آقا کی اس تعلیم پر عمل کرتے۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

ایک دفعہ آپ کا کچھ مالی نقصان ہو گیا اس پر ایک شخص نے آپ کو طنزاً کہہ دیا کہ آپ کا یہ نقصان آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر آپ مرزا صاحب کی بیعت نہ کرتے تو یہ مصیبت پیش نہ آتی۔ اس کے جواب میں مرحوم نے اس شخص کو اپنے لطیف انداز میں نرمی کیساتھ جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ دیکھو دنیا آفات و مشکلات کا گھر اور دارالفنا ہے۔ بڑے بڑے اولیا اور صلحا حتیٰ کہ انبیاء مصائب و ابتلا سے نہ بچ سکے دنیا میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے۔ یہ مالی نقصان تو کیا چیز ہے اگر حضرت مرزا صاحب میری جان بھی مانگیں تو میں آپ پر نثار کر دوں۔ غرض مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نورانی شمع کے ایک پروانے تھے۔ جو اس پر جل مرنے کو عین زندگی اور اس سے جدا ہونے کو اپنے لئے موت تصور کرتے تھے

مرحوم کے خصائل حسنہ

حضرت مخدوم صاحب مرحوم کی طبیعت میں حلم۔ عفو۔ رحم۔ عاجزی و انکسار۔ سادگی۔ شرافت و بردباری فراخ دلی اور حیا بہت تھا۔ آپ نہایت خاموش طبیعت تھے۔ گوشہ نشینی کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ سخاوت کا مادہ طبیعت میں بہت تھا۔ لوگوں سے یہاں تک کہ دشمنوں سے بھی ہمیشہ نیک سلوک کرتے کسی قسم کے سوال کو نہایت ناپسند فرماتے تھے۔ راستی میں اسم بامسمیٰ تھے۔ یہاں تک کہ علاقہ میں مرحوم کی اس صفت کا خاص شہرہ تھا۔ اور غیر احمدی بھی آپ کی اس صفت کے قائل تھے۔ مخلوق کی ہمدردی کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ اور فرماتے کہ رحم کرو تا رحم کئے جاؤ۔ دین کے مقابلہ میں لوگوں کی ملامت کا خوف یا ان کے برا بھلا کہنے کی پروا نہ کرتے تھے۔ رسم و رواج کے سخت مخالف تھے۔ اپنی اولاد کی شادیاں حتی المقدور سنت کے مطابق اور رسم و رواج سے مبرا کیں۔ آپ اپنے علاقہ میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے حق کی خاطر لوگوں کی پروا نہ کرنے اور رسوم کے توڑنے کی مثال قائم کی۔

آپ کے طرز بیان۔ عام گفتگو لباس کھانے پینے میں ہمیشہ سادگی ہوتی تھی۔ غرض آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا۔ سونا جاگنا بالکل اس فرمان الٰہی کے مطابق تھا۔ کہ قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین

مرحوم کا طرز بیان دنیا دارانہ نہ تھا بلکہ اپنے مافی الضمیر کو صاف بیان فرمایا کرتے تھے۔ مگر نہ اس طرح کہ کسی کا دل دکھے۔ سنت نبوی کے مطابق گھر کے کاموں میں مدد دیا کرتے۔ اور گھر میں شریعت کے مسائل حسب موقع بیان فرمایا کرتے تہجد پڑھا کرتے۔ اور نماز پنجگانہ کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے کا شوق رکھتے تھے اپنی بات منوانے کے لئے بہت اصرار نہ کرتے تھے۔ بلکہ اگر دوسرا آدمی آپ کی بات نہ مانتا اور اس میں از روئے شریعت کوئی حرج بھی نہ ہوتا۔ تو خود اس کی بات مان لیتے۔ خواہ دنیاوی کچھ نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے مزارعان و خدمتگاران سے نیک سلوک کرتے۔ اور ان پر کسی قسم کا تشدد نہ فرماتے لوگوں کو ہمیشہ نیکی کی تعلیم دیتے اور تقوےٰ کو بہت مدنظر رکھتے۔ ایک دفعہ آپ نے درزی سے ایک کرتہ سلایا۔ جب وہ کرتہ پہن کر نماز ادا کی تو نماز میں آپ کو لذت حاصل نہ ہوئی۔ اور آپ نے محسوس کیا کہ اس میں کچھ نقص ہے۔ درزی سے دریافت کرنے پر جب معلوم ہوا کہ صرف گلے کی پٹی کے لئے کپڑا کم تھا۔ اور اس نے کسی اور کا بچا ہوا تھوڑا سا ٹکڑا کرتہ کو لگا دیا ہے۔ تو مرحوم نے وہ کرتہ پھر نہ پہنا کیونکہ اس میں غیر کا حق تھا۔ اور وہ کرتہ کسی غریب کو دے دیا۔ آپ ہمیشہ حلال اور طیب روزی پسند فرماتے۔ آپ ایک نہایت سنجیدہ اور متین مذاق کے آدمی تھے۔ وقار کے خلاف اور خوشامد کی باتوں کو نہایت ناپسند فرماتے تھے۔ ہنس کر فرمایا کرتے کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے شیعوں اور بت پرستوں کے گھر پیدا نہیں کیا۔ ورنہ مجھے پیٹنا پڑتا یا بتوں کی تعظیم کرنی پڑتی۔ اور مجھے اس طرح بہت تکلیف ہوتی۔ کیونکہ یہ دونوں کام فطرتاً مجھے سخت ناپسند ہیں۔ الغرض مرحوم اپنے علاقہ میں ایک عدیم المثال انسان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو بھی آپ کے اخلاق فاضلہ کے مداح ہیں۔

اپنے بیٹے کو وصیت

مرحوم نے اپنی وفات سے قریباً ایک سال قبل اپنے بیٹے مخدوم محمد ایوب صاحب کو اپنے پاس بٹھا کر حسب ذیل وصیت لکھائی۔

میں اپنے بیٹے محمد ایوب کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو واحد لاشریک اور قادر مطلق سمجھنا۔ اور ہمیشہ قادر مطلق سمجھکر ہی اس سے دعائیں مانگنا۔ ہر حالت میں اسی پر بھروسہ رکھنا اور اسی کو کارساز سمجھنا خدا تعالےٰ کے بغیر کسی چیز پر بھروسہ نہ کرنا نہ اپنی جائداد پر نہ اپنی دولت پر نہ کسی آدمی پر۔ نہ اپنے علم پر اور نہ اپنی کسب پر نہ عقل پر نہ کسی رشتہ دار برادر نہ اپنے کسی دوست پر بلکہ ہر حالت میں اسی سے مدد مانگنا حتی الوسع مخلوق سے سوال نہ کرنا بلکہ ہر ایک چیز اللہ تعالےٰ سے طلب کرنا۔ جہاں تک ہو سکے مخلوق خدا پر رحم کرنا یتیموں مسکینوں اور عاجزوں کی مدد کرنا۔ تکبر۔ غرور۔ شرک۔ ریا۔ بغض۔ حسد عداوت وغیرہ بد اخلاق سے بچنا۔ حتی الوسع کسی کو اپنا دشمن نہ بنانا بلکہ اپنے دوست بڑھانے کی کوشش کرنا۔ ہمیشہ غیظ و غضب سے بچنا حلم۔ تواضع۔ انکساری کو اپنا شعار بنانا۔ سخاوت کی طرف طبیعت کو مائل رکھنا۔ مگر فضول خرچی سے اجتناب رکھنا۔ باہمی بھائیوں سے اتفاق رکھنا۔ اگر دوسرے نہ بھی رکھیں۔ تو تم حتی الوسع ان سے ضرور اتفاق رکھنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقع و محل کے مطابق عفو کو کام میں لانا اور انتقام کو اس کے موقع پر استعمال کرنا۔ مگر عفو کو زیادہ مدنظر رکھنا۔ تہجد پڑھنا۔ اور عبادت الٰہی بکثرت کرنا۔ عشاء کی نماز کے بعد غیر ضروری کلام نہ کرنا۔ ہر روز قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ اور حضرت رسول کریم خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین پر ان کے احسانات یاد کر کے بکثرت درود بھیجنا استغفار بہت کرنا۔ قرض کو زہر قاتل سمجھنا۔ قرآن کریم کا ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب سے ایک دفعہ ضرور پڑھنا اور صحیح بخاری پڑھنے کی بھی کوشش کرنا۔ اور حدیث شریف کا ترجمہ روزانہ پڑھنا۔ اپنے گھر میں روزانہ نماز کا حکم کرنا۔ اپنی زندگی میں ضرور کوئی کسب کرنا اور معقول کرنا۔ جب کبھی کسی مجلس میں بیٹھنا تو کلام بہت کم کرنا۔ کسی کو نصیحت کرنا تو حکمت سے کرنا تا دوسرے کو برا معلوم نہ ہو۔ اور ایسے موقع پر نصیحت نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم کی بے قدری ہو۔ ہمیشہ آخرت گویا در رکھنا۔ مسافران مسجد کو ہمیشہ لذیذ کھانا کھلانا۔ اور اگر ہو سکے اور اللہ تعالیٰ توفیق دے تو لنگر جاری کرنا میرے لئے بہت بہت استغفار کرنا اپنے خاندان کو دینی۔ علمی اور روحانی خاندان بنانے کی کوشش کرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں میرے لئے استغفار کے لئے لکھتے رہنا۔ میری وفات پر زور سے نہ رونا اور میرے بعد مروجہ رسم فاتحہ خوانی وغیرہ ہرگز نہ کرنا بلکہ جہاں تک ہو سکے میرے لئے استغفار کرنا۔ اشاعت و خدمت اسلام اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق کرتے رہنا۔ کسی قوم کے پیشوا کو برا نہ کہنا اور نہ کسی قسم کی بے ادبی کرنا۔ ہر ایک سید کی تعظیم کرنا خواہ وہ کیسا ہی فضول کیوں نہ ہو۔ اس خیال سے کہ وہ حضرت رسول کریمؐ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اپنا اور اپنے اہل و عیال کی حفظان صحت کا خیال رکھنا۔ اور کچھ ادویات حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرتے رہنا۔ چکنی چیزوں کے اوپر سے دودھ۔ دہی نہ کھانا اگر کبھی ہضم ہو جائیں تو اس پر دلیری نہ کرنا۔ حتی الوسع دودھ پہلے پینا۔ ہو سکے تو دو تین لقمہ کی بھوک رکھنا۔ ہر کام دائیں ہاتھ سے شروع کرنا رسول کریمؐ کی سنت کی ہمیشہ اتباع کرنا اور بلا ضرورت یورپ کی تقلید نہ کرنا۔ رات کو سوتے وقت روزانہ کم از کم دس بار استغفار ضرور پڑھ لینا۔"

وفات

مرحوم ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد موضع کوٹ احمدی والا نزد میانی (جہاں کہ آپ جدی جائداد ہونے کی وجہ سے عارضی رہائش رکھتے تھے۔) بروز جمعرات ۲۳ فروری ۱۹۲۸ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ بعد از نماز فجر بوقت اشراق کلمہ طیبہ بآواز بلند پڑھ کر اور اپنے آپ کو خود قبلہ رخ کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کے ساتھ لوگوں کو جو حسن و عقیدت تھی۔ اس کا اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ علاوہ جماعت احمدیہ کے غیر احمدیوں نے بھی ایک کثیر مجمع کے ساتھ مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور فرط محبت کی وجہ سے آپ کے احسانات کو یاد کر کے آنکھوں سے آنسو بہا کر عقیدت کے پھول مرحوم پر نچھاور کر گئے۔ اور وہ محسوس کرتے تھے کہ آج ہم ایک محسن اور دلی خیر خواہ سے محروم ہو گئے۔ مرحوم کی وفات سے دو تین روز پہلے مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قادیان متوطن گھوگھیاٹ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا جنازہ نکلا ہے اور تمام راستہ ان کے گاؤں گھوگھیاٹ سے لے کر میانی تک لوگوں سے پر ہے اس کے بعد ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ جمعہ میں اعلان جنازہ کے ذریعہ آپ کی وفات کا علم ہوا اور اس طرح ان کا یہ خواب پورا ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مرحوم پر نوازشات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی مرحوم کو بوجہ اس تعلق کے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو مرحوم سے تھا۔ آپ پر خاص نظر عنایت رکھتے اور آپ کی قدر فرمایا کرتے تھے اور پھر آپ کی وجہ سے آپ کی اولاد بلکہ سارے خاندان پر خاص مہربانی کی نظر رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں جب امارت کا سلسلہ شروع ہوا تو مرحوم کو حضور نے جماعت احمدیہ بھیرہ کا پہلا امیر مقرر فرمایا اور تادم حیات مرحوم کو امیر مقرر فرمائے رکھا۔ مرحوم کی وفات پر جب حضور کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ تو آپ نے نہایت رنج اور افسوس کا اظہار فرمایا اور از راہ شفقت رمضان المبارک کے پہلے جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ اور جمعہ کے دوسرے خطبہ میں مرحوم کے متعلق حسب ذیل الفاظ فرمائے۔ "میں ایک جنازہ مخدوم محمد صدیق صاحب کا پڑھاؤں گا۔ مخدوم صاحب مرحوم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ نہایت خاموش طبیعت اور مخلص احمدی تھے۔ اپنے علاقہ میں بہت ذی عزت اور صاحب وجاہت تھے بھیرہ اور اس کے علاقہ کی جماعت کے امیر تھے۔ انہوں نے گزشتہ چودہ پندرہ سالوں میں احمدیت میں اچھی ترقی کر لی تھی۔"

مرحوم کی یادگار

مرحوم کے بعد آپ کے ایک اکلوتے فرزند رشید مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے صحیح معنوں میں آپ کے جانشین اور یادگار ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ آپ اپنے دل میں احمدیت کے لئے ایک گونہ محبت اور جوش رکھتے ہیں (جماعت احمدیہ بھیرہ نے از راہ اخلاص ان کے والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ان کو اپنا امیر منتخب کیا۔ اور ان سے جماعت کے لوگ محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔) احباب کرام جہاں مرحوم کے ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ وہاں مرحوم کے خلف موصوف کے لئے بھی درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو خدمت دین اور خدمت مخلوق کی بیش از پیش توفیق دے۔ اور اس دنیا اور آخرت میں اپنا قرب نصیب کرے۔ اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلا دے۔

دعا

آخر میں دعا ہے۔ کہ خدا اے رحیم و کریم اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں مرحوم کو ڈھانپ لے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ کا مرحوم کو مصداق بنائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنا قرب عطا فرما کر اپنے محبین اور محبوبین کے ساتھ اعلیٰ درجات نصیب فرمائے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمیشہ ان کے شامل حال رہے۔ ؎

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

خاکسار۔ نذیر احمد آف میانی

سرحدی شورش

شملہ ۱۵ جون۔ گولیاں برسانے والی ایک جمعیت پر مدا خیل کیمپ کے فوجی دستے نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ شب کو وہ ہمارے پھندے میں پھنس گئے۔ ان کے دو آدمی ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ پنجاب رجمنٹ کی پلٹن کے حملے کے متعلق تفصیلات مظہر ہیں کہ چالیس پٹھانوں نے گھنی جھاڑیوں میں چھپ کر ہماری فوجوں پر حملہ کر دیا۔ ہمارے چار آدمی ہلاک ہو گئے اس کے بعد دشمن اپنی جگہ سے پرے ہٹ کر پہاڑ سے نیچے اتر گیا۔ لیکن کوارٹروں تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں آگ برسا کر پسپا کر دیا گیا۔ اس کے بعد پلٹن نے اس پر شدید حملہ کیا۔ لائٹ ٹینکوں اور توپوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا گیا۔ اور ان پر آگ برسائی گئی۔ اس کامیاب یلغار میں دشمن کے ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد دس تک پہنچ گئی۔ ۱۳ اور ۱۴ کی درمیانی شب کو وزیستانی اور لدھا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ داران دار الشکر کمیٹی کو اطلاع

حصہ داران دار الشکر کمیٹی قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب اعلان مندرجہ الفضل ۱۲ مئی اور ۴ جون ۱۹۳۷ء کو دار الشکر کمیٹی کا قرعہ ڈالا گیا۔ ۲۱ مئی کو اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیارپور اور ۴ جون کو عائشہ بی بی زوجہ مہر غلام حسن صاحب سیالکوٹ کا نام نکلا۔ آئندہ یہی کوشش ہے۔ کہ قرعہ ماہ بماہ نکالا جائے۔ اس لئے تمام حصہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اقساط کی رقم ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دیا کریں۔ فقط

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل سکرٹری دار الشکر کمیٹی۔ قادیان۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی وصوبہ سرحد کے۔ ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت مینجر

درخواست دعا

سید شاہ محمد صاحب جو سنگاپور میں تحریک جدید کے ماتحت برائے تبلیغ گئے ہوئے ہیں۔ ان دنوں علیل ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں

قادیان میں دوکانیں خریدنے والوں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں کہ دوکانوں کیلئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دیجائے۔ اب ایک موقعہ نکلا ہے۔ اڈہ خانہ اور کارخانہ ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا نیا شاندار بازار بن رہا ہے۔ ۸ دوکانیں ۵۰ فٹ کی سڑک پر اور ۳ دوکانیں ۲۰ فٹ کی سڑک پر نیز ان دوکانوں کے پیچھے ایک احاطہ بھی قابل فروخت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۱۵۰ غ م ۳۶-۲۱۹ اس جائداد کو نیلام کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور با موقعہ ہے۔ لہذا اسے فائدہ مند جائداد موقعہ پر ۲۰ جون کو منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان بوقت ۵ بجے شام نیلام کریں گے۔ زرِ نیلام کا ¼ حصہ فوراً وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ¾ حصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر وصول ہوگا۔ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پہنچکر بولی دیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں مکان بنانیکا نادر موقعہ

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خریدنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دئے جائینگے جن کی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو۔ دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت با موقعہ ہیں۔

تفصیل قیمت حسب ذیل ہوگی

۱۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰۔۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت للعہ فی کنال۔

۲۔ جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا اس کی قیمت للعہ ۲ فی کنال۔

۳۔ جو قطعہ ۲۰۔۲۰ فٹ کے دو راستوں پر واقعہ ہوگا۔ اس کی قیمت للعہ ۵ فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھجوا دیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے۔ مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ضعف باہ کے مریض اس کو ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کرکے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں یہ ایک عجیب و غریب نسخہ ہے جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے قیمت فی تولہ پندرہ روپے فی ماشہ عہ

المشتہر:۔ مینیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل۔ دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۱۵ جون۔ اخبار "امرت بازار پتر کا" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ دارجیلنگ میں یہ افواہ مشہور ہے کہ بنگال میں اس قسم کا انتظام ہونے والا ہے کہ گورنر کے رخصت پر چلے جانے پر چیف جسٹس اس کا جانشین ہوگا۔ ابھی تک سرکاری طور پر اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

ماسکو ۱۵ جون۔ اخبار "پراودا" لکھتا ہے۔ کہ سائبیریا میں جاپان نے روس کے خلاف وسیع پیمانہ پر جاسوسی کا جال پھیلایا ہوا ہے۔ مشرقی سائبیریا کے بہت سے روسی جاپانیوں کی اس سازش کو کامیاب بنانے میں شریک تھے۔ اور انہیں جاپان کی طرف سے اس غداری کے صلہ میں بھاری تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ سازشیوں کے لیڈر کو ۶ ہزار پونڈ دئے گئے۔ پولیس نے ریلوے کے ۴۰ افسروں کو گرفتار کیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اس گروہ کی ایک شاخ نے ایک ریل گاڑی کو اڑا دیا۔ جس سے ۹۴ آدمی ہلاک ہوئے۔

گجرات ۱۵ جون۔ آہلہ (ضلع گجرات) میں سکھوں کی شورش کے متعلق جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ کل پولیس نے مسلمانوں پر دوبارہ گولی چلائی۔ جس سے تین مسلمان جاں بحق ہوئے اور متعدد مجروح ہوئے موضع مذکور میں چند روز سے سکھوں نے مسلح جتھہ بندی کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ جس سے علاقہ کے امن میں خلل پڑنے کا اندیشہ تھا۔ ان اقدامات کو روکنے کے لئے مقامی مسلمان زمینداروں کا ایک وفد منڈی بہاؤالدین کے سرکردہ سکھوں کے پاس گیا۔ جنہوں نے یقین دلایا۔ کہ سکھ جتھہ بندی نہیں کریں گے لیکن سکھوں نے عہد کی خلاف ورزی کی۔ اور اپنی اشتعال انگیز حرکات جاری رکھیں۔ جس کے نتیجہ میں ہنگامہ ہو گیا۔ مسلمانوں کا مطالبہ تھا۔ کہ غیر علاقہ کے سکھ گاؤں کی گلیوں میں اشتعال انگیز جلوس کی صورت میں نہ جائیں لیکن سکھ اپنی ضد پر قائم رہے مسلمانوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلائی۔ پھر شام کے وقت بھی گولی چلائی گئی۔ اس وقت تک اتلاف جان کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ ۵ آدمی مارے گئے۔ ۳ مسلمان پولیس کی گولیوں سے اور دو سکھ فساد میں۔ آہلہ کے ہنگامے کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بالکل امن و سکون ہے۔ اور سکھوں کا دیوان ہو رہا ہے۔

رانچی ۱۵ جون۔ مسٹر محمد یونس وزیر اعظم بہار نے اخبارات کے نام ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر کانگرس جدید دستور اساسی کو عملہ جامہ پہنانے کے لئے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کرے تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ اور اس کے لئے جگہ خالی کرنے کو طیار ہونگے انہوں نے وزارت کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہم عوام الناس کی حالت کو سدھارنے کے لئے پروگرام مرتب کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اسمبلی کے سامنے چند بل پیش کریں۔ موقع آنے پر ہم اپنا اقتصادی اور تعمیری پروگرام بھی صوبہ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

لاہور ۱۵ جون۔ گذشتہ اکتوبر میں حکومت پنجاب نے اخبار "سیاست" سے ۳ ہزار روپے کی ضمانت طلب کی تھی۔ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کیا گیا۔ جہاں وہ مسترد ہو گیا اب مولانا سید حبیب نے ہائی کورٹ میں درخواست پیش کی ہے۔ کہ انہیں ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔

لنڈن ۱۵ جون۔ دارالعوام میں وزیر خارجہ برطانیہ سے حکومت اطالیہ کے اس اقدام کے متعلق استفسار کیا گیا۔ جس کے ذریعہ اس نے حبشہ سے برطانوی مشنریوں کو خارج کر دیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا حکومت برطانیہ مدت سے حکومت اطالیہ سے مصروف گفت و شنید تھی۔ تاکہ مشنریوں کو حبشہ واپس جا کر اپنے مذہبی فرائض ہر انجام دینے کی اجازت دلا سکے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے یہ اقدامات کارگر ثابت نہیں ہوئے۔ چنانچہ حکومت اطالیہ نے سفیر برطانیہ متعین روما کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی غیر ملکی مبلغ کو حبشہ میں سکول جاری کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتی۔ مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ اطالیہ کے اس جواب کے متعلق افسوس کا اظہار کرتی ہے

لنڈن ۱۵ جون آج دارالعوام میں لارڈ لانسبری نے ہندوستان کے آئینی تعطل پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ تحریک پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا اگر موجودہ بداعتمادی اور تعطل کی وجہ سے گورنروں کو اکثریت کے تعاون کے بغیر نظم و نسق چلانا پڑا تو یہ سیلف گورنمنٹ پر ایک ضرب کاری ہوگی۔ لارڈ سٹینلے نائب وزیر ہند نے جوابی تقریر میں کہا۔ بہتر ہے۔ کہ گورنر اسمبلیوں کے اجلاس بلانے سے پہلے کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ خواہ اس میں وقت ہی کیوں نہ ہو ہمیں یقین ہے۔ کہ ہر گورنر کی مخلصانہ کوشش یہی ہوگی کہ وہ آئین کو نگران کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ اشتراک عمل سے چلائیں۔ اگر اس طرح سے آئین کو چلایا جائے تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے

کلکتہ ۱۵ جون۔ آج یہاں ایک جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ۴۵ منٹ ہندی میں اور ایک گھنٹہ انگریزی میں تقریر کی۔ جس میں انہوں نے کہا۔ لارڈ زٹلینڈ اور دیگر اعلیٰ افسر ہندوستان کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ مزید کہا۔ کہ آئین کے متعلق کانگرس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی آل انڈیا کانگرس کمیٹی ہی کانگرس کی پالیسی مرتب کر سکتی اور صرف وہی اس میں تبدیلی کا حق رکھتی ہے

مارسیلز ۱۵ جون۔ یہاں کے ہزاروں جہازی مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ اور ملاحوں نے کشتیاں اور جہاز چلانے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے کوئی جہاز بندرگاہ سے روانہ ہو سکا۔ ملاحوں اور مزدوروں کی مجلس عام ہڑتال کرانے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہڑتال ہفتہ میں ۴۰ گھنٹے کام کرنے کے متعلق کی جا رہی ہے۔

امرتسر ۱۵ جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ہے۔

لنڈن ۱۵ جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت عراق کی سرکاری جائداد کے ڈائرکٹر جنرل ایک ریٹائر فوجی افسر کے ہاتھوں مقتول ہو گئے ہیں قاتل اپنی پنشن کے متعلق تقاضا کر رہا تھا کہ ڈائرکٹر نے بعض ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جن کی وجہ سے وہ غصہ میں آ گیا حملہ آور کو اسی وقت گرفتار کر لیا گیا

دہلی ۱۵ جون۔ اخبار "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ وزیرستان میں بعض فوجی چوکیوں کیلئے ضروری غذائیں اور دیگر سامان رسد ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ہے۔ یہ ہوائی جہاز نیچے نہیں اترتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے سامان رسد اور کا غذات وغیرہ کے بنڈل پیراچیوٹوں کے ساتھ باندھ کر پھینک دیتے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی